بدعت کو پہچانئے

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر ، مسرہ ۔ طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

بدعت کو پہچانئے

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر طائف، سعودی عرب

الحمدللہ اسلام ایک واضح اور صاف ستھرا دین ہے جس کی تعلیمات اور احکام ومسائل روشن دن کی طرح عیاں وبیاں ہیں مگر اسلام کے نام لیواؤں میں سے صوفیوں اور بدعتیوں نے اس صاف ستھرے دین کو جہاں غیر مسلموں کی نظر میں بدنام کیا ہے، وہیں عام مسلمانوں پر بھی اسے مشکل بنادیا ہے۔ جو اصل دین ہے اس کو چھوڑ کر،ان بدعتیوں نے دین میں نئی نئی بدعات وخرافات گھڑ لئے اور ان پر سختی سے عمل کیااور عوام کو باور کرایا کہ یہی اصل دین ہے، جو اس پر عمل کرتا ہے وہ اصل سنی ہے اور جو عمل نہیں کرتا ہے وہ بدعقیدہ، مرتد اور نبی کا گستاخ ہے۔ العیاذ باللہ

کس قدر حیرانی وتعجب کی بات ہے کہ اصل دین کو پس پشت ڈال دیا گیا بلکہ اصل دین پر عمل کرنے والوں کو باغی، مرتد، گستاخ اور بدعقیدہ کہا جاتا ہے اور دین کے نام پر نئی نئی بدعات کو اصل دین سمجھا جاتا اور بدعتی خود کو اصل سنی کہتا ہے۔

؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد - جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

اسلام کے لئے خطرات، خدشات اور نقصانات کی بات جائے تو جو یہود ونصاری نہیں کرسکے وہ ان بدعتیوں نے اسلام کے لئے خطرات پیدا کئے اور دین میں نت نئے بدعات رواج کر دین اسلام کے اصل چہرے کو مسخ کیا۔ کفار ومشرکین مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ بدعتی اصل اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں اس لحاظ

سے بدعتی اسلام کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔اسی خطرے کا احساس کر کے آج سادہ مسلمانوں کو سلیس انداز میں بدعت سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں تا کہ ان پر بدعت کی حقیقت منکشف رہے اور شاید کسی بدعتی کو بھی سمجھ آجائے اور اسلام کو نقصان پہنچانے سے باز آجائے یا کم از کم خود کو نقصان سے بچائے۔

بدعات کی ایک لمبی فہرست ہے،ان سب کا نام گنانا مشکل ہے ، چند بدعات بہت مشہور و معروف ہیں جن سے بدعتیوں کی اصل پہچان ہوتی ہے ان کو بتا کر ان کی حقیقت بتانے کی کوشش کروں گا۔آپ دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان نبی کا نام آنے پر انگوٹھا چومتے ہیں،اذان سے قبل خود ساختہ درود پڑھتے ہیں، فاتحہ خوانی کرتے ہیں، میلاد مناتے ہیں، مزارات پر عرس و میلے لگاتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے ہیں، قبروں پر پھول و چادر چڑھاتے ہیں، وہاں اذان دیتے ہیں،ان کا طواف کرتے ، سجدہ کرتے اور وہاں نماز وقرآن پڑھتے ہیں۔اسی طرح تعزیہ منانا، مردوں کو پکارنا، غیر اللہ کا وسیلہ لگانا، غیر اللہ کی نذر ماننا، قل، تیجہ ،ساتا، دسواں ،اکیسواں ، چہلم ، گیارہویں منانا، لکھی روزے، ہزاری روزے ،ام داود کی نماز ،صلاۃ الرغائب، نماز غوثیہ، ختم قادریہ، جعفر صادق کے کونڈے،شب معراج کا جشن ، پیروں کی بیعت،امام ضامن و تعویذات عطاریہ ،نوحہ خوانی وسوگ، بدشگونی و نحوست اور خود ساختہ اوراد و وظائف (درود غوثیہ، درود تاج، درود تنجینا، درود لکھی وغیرہ)ان بدعتیوں کے امتیازی اعمال وافعال ہیں۔ یہ سب اعمال اور ان جیسے سیکڑوں اعمال دین کے نام پر بدعتیوں کی طرف سے ایجاد کر لئے گئے ہیں، انہی کو دین سمجھا جاتا ہے،اسی کے گرد ان کی زندگی گھومتی ہے اور یہی سب کچھ کرتے کرتے بدعتیوں کی موت آجاتی ہے۔

مذکورہ چند بدعات کے بعد اب آتے ہیں اصل موضوع کی طرف ،وہ یہ ہے کہ ہم کو کیسے پتہ چلے گا کہ مذکورہ سارے اعمال بدعتی ہیں اور ایک بدعتی کو کیسے سمجھائیں گے کہ ان اعمال سے دور رہو، یہ جہنم میں لے جانے والے ہیں؟ چنانچہ پہلے ہم بدعت کی صحیح تعریف دیکھیں گے اور تعریف بھی شارع شریعت یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی معلوم کریں گے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن أَحۡدَثَ فِي أَمۡرِنَا هذا ما ليسَ فِيهِ، فَهو رَدٌّ(صحيح البخاري: 2697،صحيح مسلم: 1718،سنن أبي داود4606, سنن ابن ماجه: 14, مشكوة المصابيح: 140)

ترجمہ: جس نے ہمارے دین میں اپنی طرف سے کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو دین میں نہیں تو وہ رد ہے۔

یہی حدیث صحیح مسلم میں اس طرح مروی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَن عَمِلَ عَمَلًا ليسَ عليه أمۡرُنا فَهو رَدٌّ(صحيح مسلم: 1718)

ترجمہ: جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

اس حدیث کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یہ حدیث اسلام کے قواعد میں سے ایک عظیم قاعدہ ہے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع الکلم میں سے ہے اور یہ بدعات ونئی ایجادات کی تردید میں صریح حدیث ہے۔ شرح مسلم للنووي(2/15ح1718)

بدعتیوں کی بدعات حدیث رسول کی کسوٹی پر:

حدیث رسول کے مکمل الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے امام نووی رحمہ اللہ کے کلام کے اعتبار سے غور کرتے ہیں کہ یہ حدیث کس طرح بدعات کی صریح تردید کرتی ہے؟

مَن أَحۡدَثَ: جو اپنی خواہش اور مرضی سے کوئی کام ایجاد کرے۔

في أَمۡرِنَا هذا: یہاں امر سے مراد دین ہے یعنی دین میں کوئی نیا کام اپنی طرف سے ایجاد کرے۔

ما ليسَ فِيهِ: جو دین میں سے نہیں ہو۔ بریلوی عالم مفتی احمد یار خاں نعیمی "ما ليسَ فِيهِ" کی شرح میں لکھتے ہیں جو قرآن وحدیث کے مخالف ہو۔ (دعوت اسلامی کی ویب سائٹ: بدعت کی اقسام)

فَهورَدّ: تو وہ عمل بدعتی کے لئے مردود وباطل ہے۔

حدیث کی شرح کے ساتھ اب ان بدعات میں سے ایک نمونہ لیکر دین کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں مثلا نبی کا نام آنے پر انگوٹھوں کو آنکھوں سے لگا کر چوما جاتا ہے اور یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ یہ دینی عمل ہے ایسا کرنا چاہئے،اس سے ثواب ملتا ہے۔جب دین کی کتاب قرآن وحدیث میں اس عمل کو تلاش کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل نہ قرآن میں مذکور ہے اور نہ ہی کسی حدیث میں مذکور ہے،اس کا مطلب ہے کہ کسی آدمی نے اپنی طرف سے اس عمل کو دین سمجھ کر ایجاد کر لیا ہے۔اسی کا نام بدعت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں مردود ہے۔

اب آیئے بدعتیوں کے کچھ شبہات کا بھی جائزہ لیتے ہیں تاکہ مزید بہتر طریقے سے بدعت کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔ میں بدعتیوں کے تین بڑے شبہات اور ایک اہم مغالطے کا ذکر کروں گا۔

پھلا شبہ : جب ہم بدعتیوں کو بتاتے ہیں کہ انگوٹھا چومنا بدعت ہے،میلاد منانا بدعت ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں ان باتوں کا کہیں پر حکم نہیں دیا گیا ہے تو آگے سے بدعتی جواب دیتا ہے کہ رسول کے زمانے میں گاڑی نہیں تھی، بس نہیں تھی،ٹرین نہیں تھی، جہاز نہیں تھا تم ان پر کیوں سواری کرتے ہو؟کیا یہ بدعت نہیں ہے ؟ تم خود بھی رسول کے زمانے میں نہیں تھے لہذا تم بھی بدعت ہو۔

*جواب:*اس شبہ کو جاننے کے لئے مندرجہ بالا حدیث رسول پر پھر سے نظر ڈالیں۔اس حدیث کی شرح میں چار باتوں کا میں نے خلاصہ کیا ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ کام جو اپنی طرف سے ایجاد کر لئے جائیں جیسا کہ الفاظ "من عمل عملا" سے بالکل واضح ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ نئے کام دین میں ایجاد کئے جائیں یعنی دنیاوی معاملے میں نہیں ۔تیسری بات یہ ہے کہ وہ نئی ایجاد قرآن یا حدیث میں سے نہیں ہو۔تو وہ نیا عمل بدعت ہے جو کہ مردود ہے اور یہ چوتھی بات ہے۔بدعتی جب یہ کہے کہ رسول کے زمانے میں ٹرین نہیں تھی تم اس پر سواری کیوں کرتے ہو کیا یہ بدعت نہیں ہے تو ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے کب کہا کہ جو چیز رسول کے زمانے میں نہیں تھی اس کا استعمال بدعت ہے،یہ تو ہم نے کبھی کہا ہی نہیں،یہ تو تم کہتے ہو۔ہم تو بدعت کی وہی تعریف کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین میں کوئی نیا کام ایجاد کرلے جو قرآن وحدیث میں

سے نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے۔اب ذرا تم ہی بتاؤ کہ کیاٹرین کوئی عمل یاکام ہے ؟ یہ تو ایک سامان ہے۔ بدعت کا تعلق سامان سے تو نہیں ہے بلکہ عمل سے ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیاٹرین کی ایجاد دین کے معاملے میں ہے یا دنیاوی معاملہ ہے ؟ ظاہر سی بات ہے ایک کم عقل بھی کہے گا یہ دنیاوی معاملہ ہے جبکہ رسول نے بدعت کی تعریف میں فرمایاہے جو دین کے معاملے میں کوئی نیاکام ایجاد کرے وہ عمل بدعت ہے۔

دوسرا شبہ: لوگوں میں ایک شبہ یہ بھی عام ہے کہ آپ کہتے ہیں فلاں کام بدعت ہے جبکہ فلاں مولوی کہتا ہے یہ کام دین ہے اس کے کرنے سے ثواب ملے گا۔ تو ہم کس کی بات صحیح مانیں۔ آپ بھی مولوی، وہ بھی مولوی ۔ہم کس مولوی کو درست مانیں۔

جواب: اس شبہ کو دینی اعمال کی روشنی میں مثال دے کر سمجھاتاہوں۔ آپ ذرا غور کریں، جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو سب سے پہلے نماز کی نیت کرتے ہیں، پھر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھتے ہیں، قیام کرتے ہیں، پھر رکوع کرتے ہیں، پھر سجدہ کرتے ہیں، اس طرح ایک رکعت ہوتی ہے پھر اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے ہیں۔ دو رکعت والی نماز میں قعدہ کرکے سلام پھیرتے ہیں، مغرب کی نماز میں دو رکعت پہ قعدہ کرکے پھر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے ہیں، پھر تیسری رکعت مکمل کرکے دوسرا قعدہ کرکے سلام پھیرتے ہیں۔ ظہر، عصر اور عشاء میں چار چار رکعت پڑھتے ہیں۔ نماز کو اس شکل میں کیوں پڑھتے ہیں ؟ کیا اس لئے نہیں پڑھتے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز کی تعلیم دی ہے۔اور بخاری میں آپ کا یہ فرمان ہے : تم لوگ اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اسی طرح جب آپ بیت اللہ کا حج کرتے ہیں تو یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے حج کا کام شروع کرتے ہیں، اس دن منی جاتے ہیں، یوم عرفہ کو عرفات جاتے ہیں، اسی دن سورج ڈوبنے کے بعد مزدلفہ آتے ہیں، یہاں رات بسر کرتے ہیں۔یوم النحر کو فجر کے بعد جمرات پر جاتے ہیں اور وہاں تین جمرات ہیں مگر آج کے دن صرف ایک جمرہ کو جو مکہ سے متصل ہے سات کنکری مارتے ہیں۔ پھر قربانی کرتے ہیں، حلق کرواتے ہیں اور حرم شریف پہنچ کر طواف افاضہ اور

سعی کرتے ہیں۔اس کے بعد واپس منی آجاتے ہیں، یہاں ایام تشریق گزارتے ہیں اور تینوں دن تینوں جمرات کو سات سات کنکری مارتے ہیں. آخر میں طواف دواع کرکے وطن واپس لوٹ آتے ہیں۔آپ سے سوال ہے کہ آپ کیوں ایسا کرتے ہیں، کیا کسی پیر نے کہاایسا کرو، کسی ولی کے کہنے سے ایسا کرتے ہیں؟ یا آپ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ اوراس کے رسول کا حکم ہے؟ بلاشبہ یہ اللہ اوراس کے رسول کا حکم ہے اور ہم حج اس طرح اس لئے کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس طرح حج کیا ہے اور کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يا أيُّها الناسُ خُذُوا عَنِّي مناسكَكم (صحيح الجامع:7882)

ترجمہ:اے لوگو! تم مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو۔

میں نے صرف دو چیز نماز اور حج کی مثال دی ہے جبکہ پورے دین کا یہی حکم ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین کے تمام معاملات میں ہم وہی کریں گے جو اللہ اوراس کے رسول نے ہمیں کرنے کا حکم دیا ہے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الأحزاب:21)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

أطيعوا الله وأطيعوا الرسول (النساء:59)

ترجمہ:اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔

اس لئے اگر کوئی مولوی آپ کو بدعت کی تعلیم دے یا وہ بات بتائے جس کی دلیل نہیں ہے تو اس مولوی کی بات نہیں ماننی ہے کیونکہ رسول اللہ نے بدعت سے منع کیا ہے اور صرف اسی عالم کی بات ماننی ہے جو قرآن اور حدیث کے مطابق بتائے کیونکہ دین قرآن اور حدیث کا نام ہے۔

تیسرا شبہ: عوام کی طرف سے ایک تیسرا شبہ پیدا کیا جاتا ہے کہ اجر ثواب کی نیت سے اگر کوئی کام کرتا ہے تو اس میں حرج کیا ہے،نیت تو اچھی ہے۔

*جواب:*اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ صرف اچھی نیت ہونا کافی نہیں ہے بلکہ عمل بھی سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے ورنہ وہی عمل بدعت کہلائے گا جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مردود و باطل ہے۔اس شبہ کو ایک حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ بدعت کا ارتکاب کرنے میں کیا حرج ہے؟

صحیح بخاری(5063) میں انس بن مالک سے روایت ہے،انہوں نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے،جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔«فمن رغب عن سنتي فليس مني» میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

اس حدیث پہ اچھی طرح غور کریں،ایک طرف تین جلیل القدر صحابہ،دوسری طرف ان سب کی نیت بھی اچھی پھر کیوں رسول اللہ نے انہیں اچھی نیت سے منع کیا؟ ان سب کے عمل میں حرج کیا ہے؟ حرج یہی ہے کہ ان سب کا عمل سنت کے خلاف تھا،اس لئے ان سے آپ نے فرمایا جو سنت کے خلاف عمل کرے وہ ہم میں سے ہی نہیں ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ اچھی نیت کے باوجود سنت کی خلاف ورزی کی وجہ سے عمل مردود ہورہا ہے یہی حال ہر قسم کی بدعت کا ہے یعنی ہر بدعت مردود ہے۔

بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تقسیم کا مغالطہ:

بدعتی لوگ عوام میں ایک مغالطہ پھیلاتے ہیں وہ مغالطہ یہ ہے کہ ہر قسم کی بدعت سے اسلام نے منع نہیں کیا بلکہ کچھ بدعت اچھی ہوتی ہیں ان پر عمل کر سکتے ہیں اور کچھ بدعت بری ہوتی ہیں جن سے بچنا ہے گویا ان بدعتیوں نے اپنی بدعات کی حمایت میں بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک بدعت حسنہ اور دوسری بدعت سیئہ۔اس تقسیم سے بدعتیوں کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے دین میں جو بھی بدعات و خرافات ایجاد رکھے ہیں ان کو جواز فراہم کرنا تاکہ عوام کو یہ بتلایا جاسکے کہ ہم جو بدعت کرتے ہیں وہ بدعت حسنہ ہے اس کے کرنے سے گناہ نہیں،اجر ملتا ہے اور جس بدعت پر گناہ ملتا ہے وہ دوسری بدعت ہے،بدعت سیئہ۔

حقیقت میں بدعت کی یہ تقسیم اسی طرح سے فرضی اور بناوٹی ہے جیسے ان کی تمام بدعات فرضی وبناوٹی ہیں۔اگر کہیں بدعت حسنہ کا ذکر ملتا ہے تو وہاں لغوی معنی کا اعتبار کیا گیا ہے جبکہ شرعی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی بدعت کو ضلالت و گمراہی قرار دیا ہے۔چنانچہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرماتے:

إن اصدق الحديث كتاب الله , واحسن الهدي هدي محمد , وشر الامور محدثاتها , وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار(صحيح سنن النسائي:1579)

ترجمہ:سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے،اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے،اور بدترین کام نئے کام ہیں،اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے،اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ دین میں نیا کام کوئی بھی ہو وہ بدعت میں شمار ہوگا اس لئے یہ کہنا کہ بدعت اچھی بھی ہوتی ہے اور بری بھی غلط ہے اور حدیث رسول کے خلاف ہے۔

آخر میں بدعتیوں کا حکم بھی جانتے چلیں۔ یہ لوگ دعوی کرتے ہیں کہ ہم ہی سب سے زیادہ رسول سے محبت کرتے ہیں، ہم ہی زیادہ آپ پر درود پڑھتے ہیں لہذا ہم لوگ ہی آخرت میں رسول کے ساتھ ہوں گے، ہم لوگوں کو آپ کی شفاعت نصیب ہوگی اور جنت میں داخل ہوں گے۔ کچھ اسی قسم کی باتوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک بریلوی شاعر جمیل الرحمن رضوی قادری اپنے نعتیہ کلام کے مقطع میں کہتا ہے۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد- میرا لاشہ بھی کہے گا الصلاۃ والسلام

ان بدعتیوں کے دعوی کی حقیقت مذکورہ بالا آخری حدیث سے لگائیں کہ ایک طرف رسول اللہ کی تعلیم یہ ہے کہ سب سے سچی کتاب قرآن ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مگر یہ لوگ نام تو نبی کا لیتے ہیں مگر کام سب بدعت والا کرتے ہیں۔ جو لوگ قرآن اور طریقہ محمد سے ہٹ کر دین میں بدعات ایجاد کرتے اور ان پر عمل کرتے ہیں کیا وہ لوگ محب رسول ہو سکتے ہیں؟ ہر گز ہر گز بدعتی محب رسول نہیں ہو سکتا بلکہ بدعتی جو خود کو سچا محب رسول کہتا ہے اس کا دعوی کھوکھلا اور جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے رسول اللہ نے ان بدعتیوں کے بارے میں آگاہ کر دیا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ بھلا جو عمل جہنم میں لے جانے والا ہو اس عمل کی بنیاد پر رسول اللہ کی شفاعت کیسے ملے گی؟ اتنا ہی نہیں اللہ تعالی آخرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان بدعتیوں کی بدعات کے بارے میں آگاہ بھی کرے گا اور جب بدعتی لوگ حوض کوثر کے پاس آئیں گے تو بھگا دئے جائیں گے۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الحَوْضَ، حَتَّى عَرَفْتُهُمْ، اخْتُلِجُوا دُونِي، فَأَقُولُ: أُصَيْحَابِي! فَيَقُولُ: لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ(صحيح البخاري:6582)

ترجمہ: میرے کچھ ساتھی حوض پر میرے سامنے لائے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں اس پر کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔

کتنا عجیب حال ہے بدعتیوں کا؟ زندگی بھر یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے رہے، میلاد مناتے رہے، جلوس نکالتے رہے، جھنڈیاں لگاتے رہے، تعظیم رسول میں قیام کرتے رہے، کھڑے ہو ہو کر اجتماعی درود پڑھتے رہے اور انگوٹھا چومتے رہے نتیجہ یہ ہوا کہ آخرت میں رسول اور حوض کوثر سے دور کر دیئے گئے۔

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے۔

جو لوگ جانے انجانے کسی طرح سے بھٹک گئے ہیں ان سبھی سے درخواست ہے کہ ابھی بھی وقت ہے، سابقہ گناہوں سے توبہ کرلیں اور سچے محب رسول بنئے اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے حوض کوثر پینے کے لئے اللہ کی کتاب قرآن کریم اور رسول اللہ کی پیاری سنت احادیث طیبہ کے مطابق عمل کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس مضمون کو بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے راہ راست پر آنے کا ذریعہ بنائے۔

*نوٹ : جو لوگ اس مضمون کا ویڈیو بیان سننا چاہتے ہیں وہ محرر کے یوٹیوب چینل پہ پانچ فروری ۲۰۲۲ کو اپ لوڈ کیا گیا بیان بعنوان "بدعت کو پہچانئے" سن سکتے ہیں۔

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

MAQBOOLAHMAD.BLOGSPOT.COM

DATE :16/2/2022